



رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک اور مہک

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعویہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے



تفصیلات

کتاب کا نام	:	رحمۃ للعالمین ﷺ کی چمک اور مہمک
صاحبِ وعظ	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
تاریخِ وعظ	:	۱۸ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ بمطابق ۷ فروری ۲۰۱۵ء
مقامِ وعظ	:	اسلامک دعویہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے
ناشر	:	دارالترکیہ، لیسٹر، یو کے
ای میل	:	publications@at-tazkiyah.com
ویب سائٹ	:	www.at-tazkiyah.com



ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

- ۵ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک اور مہمک
- ۵ ایک عظیم احسان
- ۷ ہر عیب سے پاک
- ۸ سب سے زیادہ خوبصورت
- ۸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سورج سے بھی زیادہ روشن
- ۱۰ چہرہ انور چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ چمک دار
- ۱۰ چاند سے تشبیہ دینا بھی انصاف ہے؟
- ۱۲ آپ آئے تو سب کو ملی روشنی صلی اللہ علیہ وسلم
- ۱۳ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دنیا و آخرت روشن
- ۱۴ قبر میں تین سوال
- ۱۵ جودل میں ہوگا وہی زبان پر ظاہر ہوگا
- ۱۶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دنیا روشن
- ۱۷ تھے تو بشر مگر سید البشر
- ۱۸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو خصوصیتیں
- ۱۹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال بہادری
- ۲۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو اور مہمک
- ۲۴ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر نور شخصیت کی نورانی تعلیمات سے ظلم کی تاریکی کو دور کرو
- ۲۵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کے لئے شرط ہے

- ۲۷..... حدیث پر اشکال اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بہترین جواب
- ۲۸..... محبت کے باوجود اطاعت کیوں نہیں ہوتی؟
- ۳۰..... ذکر اللہ کی اہمیت
- ۳۰..... حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ نبوی کا ثمرہ
- ۳۱..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنانے کا عزم کرو
- ۳۲..... غیبت کے بارے میں حضرت ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب ارشاد
- ۳۴..... تزکیہ کا واحد طریقہ
- ۳۴..... حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحبت کی اہمیت
- ۳۵..... بیانات کو صحیح نیت کے ساتھ سنو
- ۳۶..... صحبت کا فائدہ
- ۳۶..... صحبت کی برکت سے پتھر بھی خوشبودار بن گیا
- ۳۷..... بڑی صحبت ایمان کے لئے خطرناک
- ۳۸..... بڑی صحبت کی سنگینی
- ۳۹..... دل کی زمین صاف کرنے کے لئے تین کام
- ۴۰..... درودِ پاک کی برکت سے خوشبو
- ۴۱..... درودِ پاک کی برکت سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ
- ۴۲..... حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق
- ۴۳..... کرنے کے تین کام
- ۴۴..... ماخذ و مراجع

رحمۃ للعالمین ﷺ

کی چمک اور مہک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحِبِّبْكُمْ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْكَرِيْمِ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ، وَاخْلُقْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ، سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلَّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ.

ایک عظیم احسان

اللہ تعالیٰ شانہ کے لاکھوں اور کروڑوں احسانات میں سے جو بڑے بڑے احسانات ہیں، ان میں سے ایک عظیم احسان اللہ تعالیٰ شانہ کے پیارے نبی، ہمارے محبوب آقا، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک ہے، حضرت جبریل امین علیہ السلام نے ایک مرتبہ

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

قَلْبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا

میں نے زمین کی مشرق اور مغرب کو چھان مارا۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قدرت سے میں نے مشرقوں اور مغربوں کو خوب اُلٹ پلٹ کر اچھی طرح دیکھا، برگزیدہ شخصیتوں کو بھی دیکھا، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام کو اچھی طرح دیکھا۔

فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ فضیلت اور بزرگی والا کسی کو نہیں پایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے جس میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل اور خصائل بیان فرمائے ہیں، اس کے اخیر میں یہ جملہ ہے:

يَقُولُ نَاعِيْتُهُ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کو بیان کرنے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے

کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا جمال و کمال والا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا

نہ بعد میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی افضل شخص کو دیکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہاں تو یہ کہا جا رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا بھی کسی کو نہیں دیکھا، اور کیسے دیکھتے جب اللہ تعالیٰ شائے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کسی اور کو بنایا ہی نہیں۔

ہر عیب سے پاک

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْبِي
وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النَّسَاءَ
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ﷺ

میری آنکھ نے کبھی آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، اور آپ سے زیادہ جمال والا کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا، آپ کو ہر عیب سے اس طرح پاک پیدا کیا گیا کہ گویا آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق پیدا کیا گیا۔

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ، آپ ہر عیب سے پاک ہیں، آپ کی صورت بھی ہر عیب سے پاک ہے اور آپ کی سیرت بھی، آپ احسن الصورت بھی ہیں اور احسن السیرت بھی، آپ کی صورت بھی سب سے اعلیٰ ہے اور آپ کی سیرت بھی، آپ کی صورت میں بھی کوئی عیب نہیں ہے اور آپ کی سیرت میں بھی، كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق پیدا کیا ہے، ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو پیدا کر رہے تھے تو آپ کو پوچھ رہے تھے کہ میرے محبوب! تیری ناک کیسی بناؤں؟ تیری آنکھیں کیسی بناؤں؟ تیرے کان کیسے بناؤں؟ تیرے ہونٹ کیسے بناؤں؟ تیری انگلیاں کیسی بناؤں؟ آپ بتلاتے گئے اور اللہ بناتا گیا۔

صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہے مگر اس نے انہیں دیکھا نہیں ہے، تو وہ اس شخص سے پوچھے گا جس نے حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کیسے تھے؟ ان کا چہرہ کیسا تھا؟ ڈاڑھی کیسی تھی؟ گفتگو کس طرح فرماتے تھے؟ کپڑے کیسے پہنتے تھے؟ وغیرہ وغیرہ۔

تو کسی نے حضرت رُبیع بنت مُعوذ بنی النہبہ سے پوچھا کہ میرے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیجئے۔ جواب میں حضرت رُبیع بنت مُعوذ بنی النہبہ نے بس ایک جملہ ارشاد فرمایا:

يَا بُنَيَّ! لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً

اے میرے پیارے بیٹے! اگر تیری نظر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پڑتی تو تجھے ایسا محسوس ہوتا کہ سورج اپنی تمام تر تابانیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی چیز کو نہیں دیکھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں سمو گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرما رہے ہیں کہ میں نے کسی بھی چیز کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے خوبصورت تھے کہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس

۱۔ شعب الإيمان، باب حبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ح (۱۳۵۳)

۲۔ سنن الترمذی، أبواب المناقب، ح (۳۹۹۶)

ہوتا تھا کہ سورج کی ساری چمک آپ کے چہرہ انور میں سمو گئی ہے۔

چہرہ انور چودہویں رات کے چاند سے بھی زیادہ چمک دار

ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَتَأَلَّأُ وَجْهُهُ تَأَلَّأُو الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف اور چاند کی طرف دیکھنے لگا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ دھاری دار جوڑا پہنے ہوئے تھے، پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری نظر میں چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔ ۱۔ مطلب یہ ہے کہ میں جب گھر سے باہر نکلا تو چاندنی رات میں میری نظر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی، میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھتا تھا تو کبھی آسمان میں چمکنے والے چاند کو، بالآخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا مقابلہ یہ چودہویں رات کا چمکتا ہوا چاند بھی نہیں کر سکتا۔

چاند سے تشبیہ دینا بھی انصاف ہے؟

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے بارے

میں پوچھا:

أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار جیسا تھا؟

۱۔ الشمانال المحمدية، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، ح (۸)

۲۔ سنن الترمذی، أبواب الأدب، باب ما جاء في الرخصة في لبس الحرمة للرجال، ح (۳۰۳۳)

دیکھو! سائل نے تشبیہ میں تلوار کا ذکر کیا اس لئے کہ تلوار چمک دار ہوتی ہے، سوال کا منشا یہ تھا کہ کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بھی تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ جواب میں کہہ سکتے تھے کہ جی ہاں، تلوار کی طرح چمکدار تھا۔ مگر یہ جواب نہیں دیا اس لئے کہ اس میں اس غلط فہمی کا اندیشہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ تلوار کی طرح چمکدار بھی تھا اور تلوار کی طرح لمبا بھی تھا، اس لئے آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

لَا، بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

نہیں، بلکہ چاند جیسا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار جیسا نہیں تھا بلکہ چاند جیسا تھا اس لئے کہ چاند چمکدار بھی ہے اور گول ہونے کی وجہ سے خوبصورت بھی، مگر یہ صرف تشبیہ ہے، ایک اردو شاعر نے خوب کہا ہے:

چاند سے تشبیہ دینا بھی انصاف ہے؟

اگر کوئی ایسا کہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے، تو کیا یہ تشبیہ (comparison) انصاف ہے؟ نہیں، یہ انصاف نہیں ہے اس لئے کہ چاند پورا چمکدار نہیں ہوتا، اس میں جھانیاں ہوتی ہیں، اس میں craters ہوتے ہیں:

چاند سے تشبیہ دینا بھی انصاف ہے؟

چاند میں ہیں جھانیاں، حضرت کا چہرہ صاف ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

تشبیہ تو کسی چیز کو قریب الی الفہم کرنے کے لئے دی جاتی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتوں کی تشبیہ دنیوی چیزوں سے دی ہے تاکہ ہم کسی نہ کسی درجے میں انہیں سمجھ سکیں کہ

اچھا، جنّت کی نعمتیں ایسی ہوں گی، اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمالینے کے بعد آپ ﷺ کے چہرہ انور کے حسن و جمال کو بھی سمجھنا ممکن نہیں ہے اس لئے تشبیہ دی جاتی ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور حسن و جمال میں سورج کی طرح یا چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا۔

آپ آئے تو سب کو ملی روشنی ﷺ

آپ ﷺ کے چہرہ انور میں چمک تھی، آپ ﷺ کے دانتوں میں بھی چمک تھی، ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اگلے دو دانتوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے دانتوں سے نور جیسی چمک نمودار ہوتی نظر آتی تھی۔ ۱۰ ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسکراتے اور اس مسکراہٹ کی وجہ سے دانت کھل جاتے تو آپ ﷺ کے سامنے جو دیوار ہوتی تھی وہ چمک اُٹھتی۔ ۱۱

آپ ﷺ کا تو مبارک وجود ایسا تھا کہ اس سے پوری دنیا منور ہو گئی، آپ ﷺ کی دنیا میں آمد سے پہلے ہر طرف تیرگی تھی، ظلمت تھی، تاریکی تھی، اندھیرا تھا، جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو پورا عالم جگمگا اٹھا۔

ہر طرف تیرگی تھی، نہ تھی روشنی
آپ آئے تو سب کو ملی روشنی
بزمِ عالم سے رخصت ہوئیں ظلمتیں
جب حرا سے ہُویدا ہوئی روشنی
ﷺ

۱۰ الشماائل المحمدية، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، ح (۱۵)

۱۱ مصنف عبد الرزاق، كتاب الجامع، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ح (۲۱۳۱۳)

پیدائش سے لے کر موت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی روشنی ہی روشنی ہے۔

اُسوۂ مصطفیٰ کی یہ تفسیر ہے
روشنی، روشنی، روشنی، روشنی

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل و حرکت روشنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکون روشنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو روشنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی روشنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری روشنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند روشنی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دنیا و آخرت روشن

ایک مرتبہ اکبر بادشاہ رات کو اٹھا اور بہت گھبرا یا، رات کے اندھیرے کی وجہ سے اسے قبر کا اندھیرا یاد آ گیا اور فکر سوار ہوئی کہ جب رات کے اندھیرے سے اتنی وحشت ہو رہی ہے تو قبر میں کیا ہوگا؟ لوگوں نے بہت تسلی دی مگر ہر شخص ناکام رہا، وہ anxiety (بے چینی) کا شکار ہو گیا، اس کے درباریوں میں سے بیربل نامی ایک غیر مسلم تھا، اسے بھی پتا چلا، وہ آیا اور اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت! قبر کے اندھیرے سے آپ بالکل بے فکر رہیں اس لئے کہ آپ کی قبر میں اندھیرا ہرگز نہیں ہوگا، وجہ اس کی یہ ہے کہ جب اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اس وقت یہ دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد پورا عالم روشن ہو گیا، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے اندر آرام فرما رہے ہیں، ان کی وجہ سے وہاں بھی روشنی ہوگی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی قبریں منور رہوں گی۔ ۱۷

قبر میں تین سوال

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قبر میں فرشتے تین سوال پوچھتے ہیں:

مَنْ رَبُّكَ؟

تیرا رب کون ہے؟

اگر مؤمن ہوگا تو کہے گا:

رَبِّيَ اللَّهُ

میرا رب اللہ ہے۔

مَا دِينُكَ؟

تیرا دین کیا ہے؟

اگر مؤمن ہوگا تو کہے گا:

دِينِي الْإِسْلَامُ

میرا دین اسلام ہے۔

اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرائی جائے گی اور فرشتہ

پوچھے گا:

مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟

ان صاحب کے بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے جن کو تم میں بھیجا گیا تھا؟

اگر وہ مؤمن ہوگا، اس کے دل میں اللہ کے نبی ﷺ کی محبت رچی بسی ہوگی تو وہ

کہے گا:

هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جودل میں ہوگا وہی زبان پر ظاہر ہوگا

میرے بھائیو! جودل سے ایمان لا کر دین داری اور رب مانی والی زندگی گزارے گا، اس کی زبان پر یہ جواب بڑی آسانی سے جاری ہو جائیں گے، مگر جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں زندگی گزارے گا تو زبان پر وہ بات آئے گی جودل میں ہوگی، جب آپ ایک پوپٹ (parrot) کو کلمہ طیبہ یا سُبْحَانَ اللَّهِ یا اِذَانَ يَاسُورَةَ فاتحہ یا کچھ اور سکھاتے ہیں تو وہ پورا دن اسی کی رٹ لگا تارہتا ہے، وہ اکیلے اکیلے بھی آپ کے سکھائے ہوئے کلمات کی رٹ لگاتا رہے گا، لیکن اگر کسی وقت اس پر بلی حملہ کرے تو پھر وہ سُبْحَانَ اللَّهِ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نہیں کہے گا، وہ اپنی فطرت پر جائے گا اور چیں، چیں، چیں کرنے لگے گا، زبان سے لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھو، لاکھ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہو، لیکن اگر یہ کلمہ دل میں راسخ نہیں ہوگا، پڑھنے والا ذکر نہیں بنے گا، اللہ والا نہیں بنے گا، ایمان والا نہیں بنے گا، تو جب موت حملہ آور ہوگی اور ملک الموت روح قبض کرنے آئیں گے، تو اُس وقت زبان پر وہی آئے گا جودل کے اندر رچا بسا ہے، اس لئے تزکیہ کی محنت کر کے اپنے باطن کو سنوارنے کی ضرورت ہے، کسی کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے کہ مجھے تو ان سوالوں کے جوابات معلوم ہی ہیں، قبر میں مجھے فرشتہ پوچھے گا تو میں بتلا دوں گا کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، جب تک یہ چیزیں دل میں نہیں اتریں گی اس وقت تک قبر میں جواب مشکل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ شاء ان جوابات کو ہمارے قلوب میں راسخ فرمادیں۔ (آمین)

آپ ﷺ کی تعلیمات سے دنیا روشن

اللہ کے نبی ﷺ کا چہرہ انور نور ہی نور تھا، آپ ﷺ کا جسم مبارک نور ہی نور تھا، آپ ﷺ کی سیرت نور ہی نور تھی، آپ ﷺ کی تعلیمات نور ہی نور تھیں، آپ ﷺ جہاں جہاں گئے اور یہ نورانی تعلیمات جہاں جہاں پہنچیں وہاں رحمتیں عام ہوئیں، برکتیں عام ہوئیں، ہدایت عام ہوئی، اور جہاں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی نہیں پہنچ سکی وہاں آج تک اندھیرا ہے، جہاں آپ ﷺ خود پہنچے یا آپ ﷺ نہیں پہنچ سکے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں پہنچ سکے، تابعین نہیں پہنچ سکے، آپ ﷺ کے سچے وارثین جو علم و عمل کے جامع ہیں، جن کی زندگیاں اللہ کے نبی ﷺ کے کردار سے مزین ہیں وہ نہ پہنچ سکے، جہاں ان تعلیمات کا نور نہیں پہنچ سکا، وہ جگہیں آج تک برکتوں اور رحمتوں اور ہدایت سے محروم ہیں۔

قدم قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

آپ ﷺ کا ایک لقب ”شَفِيعُ الْمُنْدَبِينَ“ ہے یعنی گنہگاروں کی سفارش کرنے والے، شفیع عاصیاں اس کی دوسری تعبیر ہے، مطلب یہ ہے کہ گنہگاروں کی سفارش کرنے والے پیارے نبی ﷺ جہاں سے گزرے، ان کی تعلیمات کے حاملین جہاں سے گزرے، ان کی تعلیمات جہاں جہاں پہنچیں وہاں ہر قدم پر برکتیں عام ہوئیں اور ہر سانس پر رحمتوں کی بارش ہوئی۔

قدم قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیعِ عاصیاں گزر گیا
جہاں گزر نہیں ہوا وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

تھے تو بشر مگر سید البشر

آپ ﷺ پر نور تھے، بشر تھے مگر سراپا نور، قرآن کا اعلان ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (الکہف: ۱۱۰)

اے میرے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی
ہوں۔

مجھے تمہاری طرح نیند کا تقاضا بھی ہوتا ہے، کھانے کا تقاضا بھی ہوتا ہے، پینے کا تقاضا
بھی ہوتا ہے، میں تمہاری طرح شادی بھی کرتا ہوں، میرے یہاں اولاد بھی ہوتی ہے، میں
بھی بشر ہوں۔

میرے بھائیو! بشر ہونا کوئی تنقیص کی بات نہیں ہے، ہاں بشر بشر میں بھی فرق ہوتا
ہے، تمام انسان بشر اور آپ ﷺ سید البشر، جیسے یاقوت ایک پتھر ہے مگر اس کے لئے
پتھر ہونا کوئی نقص کی بات نہیں ہے، اگر کوئی یہ کہے کہ یاقوت پتھر ہے تو یہ صحیح بات ہوگی اس
لئے کہ حقیقت یہی ہے کہ وہ پتھر ہے، مگر اس میں اس کی کوئی تنقیص نہیں ہے اس لئے کہ
یاقوت ہے تو پتھر مگر اس میں اور دوسرے پتھروں میں زمین آسمان کا فرق ہے، کسی شاعر
نے خوب کہا ہے:

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَيْسَ كَالْبَشَرِ
بَلْ هُوَ يَاقُوتٌ وَالنَّاسُ كَالْحَجَرِ

محمد ﷺ بشر ہیں مگر دوسرے بشر کی طرح نہیں، بلکہ محمد ﷺ بمنزلہ
یاقوت کے ہیں اور باقی سب لوگ عام پتھروں کے مانند ہیں۔

محمد ﷺ کی بشریت میں اور دوسرے انسانوں کی بشریت میں فرق ہے، قرآن کہتا
ہے:

﴿إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ﴾ (الكهف: ۱۱۰)

میں تمہارے جیسا بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

مجھ میں اور تم میں فرق ہے، میرے سر پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا تاج رکھا ہے اور میرے
پاس وحی آتی ہے، اور یہ وحی ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) سے زیادہ اور نفوسِ قدسیہ کی طرف بھی آئی
تھی، اس پاکیزہ برگزیدہ جماعت میں اللہ نے مجھے سب سے افضل بنایا ہے، مجھے سب پر
نوقیت دی ہے، قیامت کے دن آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء
علیہم السلام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ
دو عالم سے بالا ہمارے محمد
ﷺ

آپ ﷺ کی دو خصوصیتیں

تو اللہ کے نبی ﷺ بشر تھے مگر سراپا نور، روشنی سے بھرپور بشر تھے، پُر نور بشر تھے،
اور جس طرح آپ ﷺ کی ایک خصوصیتِ روشنی اور چمک ہے اسی طرح آپ ﷺ کی

دوسری خصوصیت خوشبو اور مہک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جاتے تھے وہاں کی فضا آپ کی مہک سے معطر ہو جاتی تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا مَسَسْتُ حَرِيرًا قَطُّ وَلَا دِيْبَا جَا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱

میں نے کبھی کسی ایسے ریشم کو نہیں چھویا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔

ایک طرف تو ایسی ہتھیلی کہ نرمی میں ریشم بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور دوسری طرف بہادری اتنی کہ اسی نرم ہتھیلی میں تلوار لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں اتر پڑتے اور کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہ کر پاتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ، وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بَأْسًا ۲

میں نے ہم صحابہ کی جماعت کو بدر کے دن دیکھا اس حال میں کہ ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں پناہ لے رہے تھے اور ہم لوگوں میں سے دشمن کے سب سے زیادہ قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور اس دن سب سے زیادہ قوت اور مضبوطی کے ساتھ لڑنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال بہادری

غزوہ حُنین کے موقع پر ہوازن، بنو ثقیف اور بنو غطفان مسلمانوں کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے اور بھاگنے لگے، مسلمانوں کو خیال ہوا کہ دشمن شکست خوردہ ہو کر بھاگ چکا ہے،

۱ صحیح ابن حبان، باب من صفته صلی اللہ علیہ وسلم وأخبارہ، ح (۶۳۴۲)

۲ مسند أحمد، ح (۶۵۴)

انہوں نے اپنی جگہیں چھوڑ دیں اور مالِ غنیمت کی طرف متوجہ ہوئے، جہاد کے بعد یہی ہوتا ہے، دشمن نے جب دیکھا کہ مسلمان اپنا مورچہ چھوڑ چکے ہیں اور ہماری طرف سے غفلت میں ہیں تو انہوں نے پلٹ کر حملہ کیا اور تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔^۱ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ وہ تیر اندازی میں اتنے ماہر تھے کہ جب وہ تیر پھینکتے تھے تو ان کے تیر مشکل سے خطا کرتے تھے۔^۲ جب تیروں کی بوچھاڑ ہوئی تو مسلمانوں میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے، دائیں بائیں صرف بارہ افراد رہ گئے جن میں سے سات شہید ہو گئے۔^۳ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ دباؤ میں آتا ہے تو پیچھے ہٹتا ہے، اور یہ پیچھے ہٹنا کبھی بھاگنے کے لئے ہوتا ہے اور کبھی پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے، یہ ایک جنگی تدبیر ہوتی ہے کہ پیچھے ہٹنے کے بعد منظم ہو کر دوبارہ آگے کی طرف بڑھیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میدان چھوڑ کر دوبارہ آگے کی طرف بڑھنے کی نیت سے پیچھے ہٹ گئے، مگر ایسے حالات میں بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے نہیں ہٹے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھ رہے تھے، خنجر پر بیٹھے ہوئے تھے اور اسے ایڑ لگا رہے تھے تاکہ وہ آگے بڑھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ بڑی مشکل سے آپ کی سواری کو روک رہے تھے۔^۴ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھتے ہوئے فرما رہے تھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

میں نبی ہوں، جھوٹا نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔^۵

^۱ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قول اللہ تعالیٰ ویوم حنین، ح (۲۲۹۸)

^۲ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من صف أصحابہ عند الہزیمۃ، ح (۲۹۴۷)

^۳ البداية والنهاية: ۶/۹۵

^۴ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب فی غزوة حنین، ح (۱۸۲۳)

^۵ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من قال خذها وأنا ابن فلان، ح (۱۶۳)

میں کیوں پیچھے ہٹوں؟ میدان چھوڑ کر وہ بھاگا کرتا ہے جو جھوٹا ہوتا ہے، میں تو اللہ کا سچا نبی ہوں، ہماری خاندانی نجابت اور خاندانی شرافت بھی معروف و مشہور ہے، ہمارے اندر اچھی اچھی خصلتیں ہیں جن میں ایک شجاعت اور بہادری بھی ہے، اس کا بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے وافر حصہ نصیب فرمایا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین و جمیل بھی تھے، سب سے زیادہ جو دو سخاوت والے بھی تھے اور سب سے زیادہ بہادر بھی تھے، بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک رات تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آرام میں تھے، اچانک مدینے کے کنارے سے زور کی آواز آئی، سب پر خوف طاری ہوا کہ کسی دشمن نے حملہ تو نہیں کر دیا؟ وہ اپنے اپنے بستروں سے نکلے، ہتھیاروں کو سنبھالا اور گھوڑوں پر ابھی سوار بھی نہیں ہو پائے تھے کہ انہوں نے ایک سوار کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا، غور کیا تو اللہ کے نبی ﷺ تھے، آپ ﷺ نے سب کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا

ڈرنے کی ضرورت نہیں، ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

میں مدینہ منورہ کی سرحد کا چکر لگا کر آ رہا ہوں، خوف کی کوئی بات نہیں ہے، روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بغیر زین (saddle) کے سوار ہو کر تشریف لے گئے تھے، آپ اپنے گھر سے بہت تیزی سے نکلے، سوار ہوئے، گھوڑے کو دوڑایا اور تنے تنہا پورے مدینہ منورہ کی سرحد کا چکر لگا کر واپس آ گئے، آپ ﷺ آرام سے لیٹے نہیں رہے بلکہ خود بنفسِ نفیس تشریف لے گئے، واپسی پر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

ہم نے تو اس گھوڑے کو سمندر جیسا پایا۔^۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس گھوڑے کے بارے میں فرماتے تھے کہ یہ سست رفتار گھوڑا تھا، بس یہ معجزہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ گھوڑا اتنا تیز رفتار ہو گیا کہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔^۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو اور مہک

عرض یہ کر رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں تشریف لے جاتے نور ہی نور پھیلتا، رحمت ہی رحمت پھیلتی، برکت ہی برکت پھیلتی، خوشبو ہی خوشبو پھیلتی، مہک ہی مہک پھیلتی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا قَطُّ وَلَا دِيْبَا جَا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے کبھی کسی ایسے ریشم کو نہیں چھویا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے

زیادہ نرم ہو۔

وَلَا شَمَمْتُ رِيْحًا قَطُّ وَلَا عَرَقًا أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ^۳

اور میں نے کبھی کسی خوشبو یا پسینے کو نہیں سونگھا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے

کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو۔

^۱ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب إذا فرعوا باللیل، ح (۳۰۵۲)، باب الركوب علی الدابة الصعبة، ح (۲۸۷۹)

^۲ مسند أحمد، ح (۱۳۷۳۷)

^۳ صحیح ابن حبان، باب من صفته صلی اللہ علیہ وسلم وأخباره، ح (۶۳۳۲)

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے اور قیلو لہ فرماتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا بستر بچھاتی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے، اس چمڑے کے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کے قطرے جمع ہو جاتے، حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا پسینے کے ان قطروں کو شیشیوں میں جمع کر لیتی تھیں۔ ایک مرتبہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امّ سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ امّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پسینے کے ان قطروں کو جمع کر لیتی ہوں اور پھر جب خوشبو استعمال کرتی ہوں تو اس کو بھی ساتھ ملا لیتی ہوں۔ ۱۷

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی سے گزرتے تو لوگوں کو خوشبو کا احساس ہوتا جس پر وہ کہتے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے گزرے ہیں۔ ۱۸ خوشبو بتا رہی ہوتی تھی، دیر تک خوشبو مہکتی تھی، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بچے کے سر پر شفقت سے ہاتھ مبارک رکھتے تو وہ بچہ پورا دن باقی دوسرے بچوں میں ممتاز رہتا اس لئے کہ اس بچے کے سر سے خوشبو پھوٹی تھی۔ ۱۹

چشمِ موسیٰ اور ہے، چشمِ محمد اور ہے
 طورِ سیناء اور ہے، عرشِ معلیٰ اور ہے
 گل کو کیا نسبت بھلا، اُس گلِ لال رنگ سے
 اُس کی خوشبو اور ہے، اس کی خوشبو اور ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ح (۲۴۰۵)

۱۸ مسند البزار، ح (۷۱۱۸)

۱۹ دلائل النبوة للبيهقي: ۱/۲۸۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر نور شخصیت کی نورانی تعلیمات سے ظلم کی تاریکی کو دور کرو
میرے بھائیو! اس ذاتِ گرامی کی محبت کو اپنے دل میں بساؤ اور ان کی تعلیمات سے
اپنی زندگی کو آراستہ کرو، اس کی برکت سے دنیا میں چمک پیدا ہوگی اور مہمک پھیلے گی، آج کی
نشست کے حوالے سے یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس عظیم شخصیت کی محبت سے دل کو منور
کرو اور ان کی تعلیمات سے زندگی کو مزین کرو، اس سے ان شاء اللہ پوری دنیا میں چمک عام
ہوگی، روشنی عام ہوگی اور برائیوں کی تاریکیاں دور ہوں گی۔

ظلم بھی ایک برائی ہے جسے اللہ تعالیٰ شانہ پسند نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾ (آل عمران: ۵۷)

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اتَّقُوا الظُّلْمَ

تم ظلم سے بچو!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے خطاب فرما رہے ہیں کہ تم ظلم سے بچو، کسی پر ظلم مت کرنا،
نہ مسلمانوں پر نہ غیر مسلموں پر، ظلم کی ہماری شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے، اس لئے نہ کسی
انسان پر ظلم کرنا نہ کسی جانور پر، کیوں؟

فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ

اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

حضراتِ محدثین نے اس کی دو توجیہات بیان فرمائی ہیں، ایک یہ کہ ظلم قیامت کے دن

سختیاں بن کر آئے گا، سختیوں کو تاریکیاں اس لئے کہا گیا کہ جہاں اندھیرا ہوتا ہے وہاں مشقت اُٹھانی پڑتی ہے، جس طرح اندھیروں میں مشقت اُٹھانی پڑتی ہے اسی طرح ظلم کرنے والا ظلم کی وجہ سے قیامت کے دن بہت مشقت اُٹھائے گا، خلاصہ یہ ہے کہ ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم حشر کے وقت، حساب کے وقت اور پل صراط پر مشقتوں کا باعث ہوگا۔

دوسری توجیہ اس حدیثِ پاک کی یہ ہے کہ تم ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر آئے گا جو تمہیں چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور تم میدانِ محشر میں ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اور جب پل صراط پر سے گزرنے کا مرحلہ آئے گا تو پھسل کر جہنم میں گرو گے۔^۱

میرے بھائیو! یہ ظلم اندھیرا ہے اور اندھیرا اندھیرے سے دور نہیں ہو سکتا، اندھیرے کو دور کرنے کے لئے روشنی چاہئے، اگر ہم اپنے آپ کو انفرادی حیثیت سے یا اجتماعی حیثیت سے ظلم کا شکار محسوس کرتے ہیں تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ اس اندھیرے کو دور کرنے کے لئے ہمیں روشنی کی ضرورت ہے، اور وہ روشنی جنابِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، جنابِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہے، جنابِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھلائے ہوئے اخلاق ہے، ظلم کے اندھیروں کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، کردار اور اخلاق کی روشنی سے دور کیا جاسکے گا، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی تعلیمات کو سیکھیں اور انہیں اپنی زندگی میں لائیں تاکہ اسلام کی چمک بھی عام ہو اور اسلام کی مہک بھی عام ہو اور اس کے نتیجے میں امتِ مسلمہ کو چار دانگِ عالم میں محبوبیت نصیب ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کے لئے شرط ہے

میرے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر

مؤمن کے دل میں اللہ کے نبی ﷺ کی محبت ضرور ہوتی ہے، اگر محبت نہ ہو تو پھر ایمان خطرے میں ہے۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ﷺ

نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی، حج اچھا
مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہونہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ طیبہ کی عزت پے
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایماں ہونہیں سکتا

ﷺ

آپ ہی ہیں مقصود ہمارے
دل کے اُجالے آنکھ کے تارے
آپ پہ میری جان ہے قرباں
آپ ہیں مجھ کو جاں سے پیارے

ﷺ

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال و جان، اولاد سے پیارا

ﷺ

اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ ۞

تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس
کے ماں باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں کمالِ ایمان کی نفی ہے کہ تم میں سے کوئی
شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک کائنات کی ہر چیز
سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ ۱۰ معلوم ہوا کہ جن کے دلوں میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
ہر چیز کی محبت سے زیادہ نہ ہو وہ کامل مؤمن نہیں ہوں گے بلکہ ناقص مؤمن ہوں گے، علماء
کی دوسری جماعت فرماتی ہے کہ یہاں نفسِ ایمان ہی کی نفی ہے، اگر کسی کے نزدیک اللہ کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ماں باپ، بیوی بچوں اور باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب نہ
ہوں تو ایسا شخص مؤمن ہی نہیں ہے۔ ۱۱

حدیث پر اشکال اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بہترین جواب

ایک شخص نے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حدیث کا مضمون یہ ہے
کہ جب تک ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دوسری تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ نہ
ہو اس وقت تک ایک شخص مؤمن نہیں ہو سکتا، میں جب اپنے دل کو ٹوٹتا ہوں تو اپنے والد کی
محبت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے زیادہ محسوس کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ خان
صاحب! ایسا نہیں ہے، آپ کے دل میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے والد کی محبت
سے زیادہ ہے اس لئے کہ ہر مؤمن کے دل میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر چیز کی محبت

۱۰ صحیح البخاری، کتاب الإيمان، باب حب الرسول من الإيمان، ح (۱۵)

۱۱ إرشاد الساری: ۱/۱۳۸

۱۲ فتح الملہم: ۱/۲۲۶

سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں حضرت، میں اپنے دل کی حالت کو جانتا ہوں، میرے دل میں میرے والد کی جتنی محبت ہے اتنی اللہ کے نبی ﷺ کی نہیں ہے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہت اچھی بات ہے، ایک ہماری رائے ہے اور ایک آپ کی، چلو اس موضوع کو رہنے دیجئے۔ حضرت نے آگے بحث نہیں کی اس لئے کہ حضرت ایک حکیمانہ طریقے سے اسے سمجھانا چاہتے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کا ذکر مبارک چھیڑ دیا، زبان ہو حکیم الامت کی اور ذکر مبارک ہو آمنہ کے لال ﷺ کا، سبحان اللہ! مجلس کی کیفیت کیا رہی ہوگی! خان صاحب اس مبارک تذکرے سے جھومنے لگے، کچھ وقت ذکر رسول ﷺ میں گزرا، اس کے بعد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خان صاحب! ذکر رسول ﷺ ہو چکا، اب آپ کے ابا کا کچھ تذکرہ ہو جائے۔

خان صاحب کہنے لگے کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کا مقدس تذکرہ ہو رہا تھا اور آپ نے میرے والد کا ذکر شروع کر دیا؟ اس پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تو آپ کو یقین ہو گیا ہوگا کہ آپ کے دل میں بھی اللہ کے نبی ﷺ کی محبت آپ کے ابا کی محبت سے زیادہ ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو اس حضرت ﷺ کے ذکر کے بجائے اپنے والد کے تذکرے سے آپ کو تکلیف کیوں ہوئی؟

محبت کے باوجود اطاعت کیوں نہیں ہوتی؟

میرے بخاری شریف کے استاذ محترم، ساکن بقیع، حضرت اقدس مولانا اسلام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کے درس میں ایک قیمتی بات بتلائی تھی کہ محبت کا پتا نکرنا اور مقابلے کے وقت چلتا ہے، مثال کے طور پر آپ بظاہر ایسا محسوس کر رہے ہیں کہ مجھے اپنی

بیوی سے جتنی محبت ہے اتنی ماں سے نہیں ہے، لیکن جب دونوں میں ٹکراؤ کی شکل پیدا ہوگی تب اصل حقیقت معلوم ہوگی کہ آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے، اسی طرح حضور ﷺ کی محبت کا صحیح پتا بھی ٹکراؤ کے وقت معلوم ہوگا، ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کوئی حضور ﷺ کی گستاخی کر بیٹھے تو دیکھو کہ دل کی کیفیت کیا ہے؟

عرض یہ کر رہا تھا کہ میرے حضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ الحمد للہ، ہر مومن کے دل میں اللہ کے نبی ﷺ کی محبت ہے اور ہر چیز سے بڑھ کر ہے، نہ ماں باپ سے ایسی محبت ہوتی ہے، نہ اولاد سے، نہ بیوی سے، نہ کسی اور سے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر محبت ہر چیز سے زیادہ ہے تو اطاعت کیوں نہیں ہے؟ اس لئے کہ قاعدہ ہے:

تَعْصِي الرُّسُولَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ
هَذَا لَعَمْرِي فِي الْفِعَالِ عَجِيبٌ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ

تو رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت کا اظہار بھی کرتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں، یہ تو عجیب و غریب بات ہے، اگر نبی ﷺ سے تیری محبت سچی ہوتی تو تو نبی ﷺ کی اطاعت کرتا اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ محب ہمیشہ محبوب کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

میرے حضرت ﷺ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ محبت کی یہ چنگاری ناجائز خواہشات، نفسانی لذت، مادی تعلقات، دنیوی مفادات اور آخرت سے غفلت کی راہ میں دَب گئی ہے، محبت تو ہے اور سب سے بڑھ کر ہے، مگر خواہشات اور غفلت کی راہ میں دَب گئی ہے، اسے ذرا باہر نکالو اور ذکرِ الہی کی ہوادو، پھر اس کی گرمی دیکھو، راہ کے نیچے دل

کے اندر عشقِ نبوی کی جو چنگاری ہے وہ آگ بنے گی اور پھر بھڑکنے لگے گی، اور جب یہ بھڑک اُٹھے گی تو پھر اس کی چمک اور مہک پورے عالم میں عام ہو جائے گی۔^۱

ذکرِ اللہ کی اہمیت

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس ملفوظ میں ہمیں تزکیہ کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اللہ کا ذکر کرو، ”اللہ، اللہ“ کرو، دل میں محبت کی چنگاری موجود ہے مگر اس کے اوپر خواہشات کی راکھ آگئی ہے، اب محبت کی اس چنگاری کو کیسے بھڑکایا جائے؟ اسی طرح جس طرح آگ کی چنگاری کو پھونک مار کر بھڑکایا جاتا ہے، ذکرِ الہی کی پھونک مارو، اللہ، اللہ، اللہ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، کی پھونک مارو، ذکرِ الہی کی پھونک سے عشقِ نبوی کی آگ بھڑکے گی، اور جب عشقِ نبوی کی آگ بھڑکے گی تو سب سے پہلے ذکر کرنے والے کی زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے آراستہ ہوگی، وہ اپنی زندگی میں چمک اور مہک محسوس کرے گا، اور جب یہ ہوگا تو پھر یہ جہاں کہیں جائے گا وہاں بھی لوگ برکتیں اور رحمتیں محسوس کریں گے، ایسے شخص کو دیکھ کر لوگ سکون محسوس کریں گے اور نبوی تعلیمات کی طرف متوجہ ہوں گے۔

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ نبوی کا ثمرہ

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا دل عشقِ الہی اور عشقِ نبوی سے معمور تھا، اس لئے آپ کی زندگی میں چمک اور مہک عیاں تھی، آپ جہاں جاتے تھے قدم قدم پہ برکتیں اور نفس نفس پہ رحمتیں عام ہوتی تھیں، نتیجہ یہ ہوا کہ نوے لاکھ (۹ ملین) غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔^۲

۱۔ اصلاحی مواظظ: ۱/۹۷

۲۔ تاریخ مشائخ چشت، ص: ۱۶۶

آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنانے کا عزم کرو

میرے بھائیو! آج ہماری ترقی اسی لئے نہیں ہو رہی ہے، ہم مظلوم اسی لئے ہیں کہ جو اصل problem (مسئلہ) ہے اس کی طرف توجہ کرنے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں، ہم ادھر ادھر دوسروں کی طرف انگلی اٹھانے کے عادی ہو گئے ہیں کہ فلاں ہمارے حقوق کو پامال کر رہا ہے، یہ کام بہت آسان ہے، اس میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی، ذکرِ الہی میں تو محنت چاہئے، مجاہدہ چاہئے، عشقِ نبوی سے اپنے دل کو روشن کرنے میں محنت چاہئے، آپ ﷺ کی اطاعت اور فرماں برداری میں محنت چاہئے، محنت والا کام کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں، اسی لئے اس بات کو قبول کرنے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں کہ قصور وار ہم خود ہیں۔

أَعْمَالُكُمْ عَمَّا لَكُمْ

تمہارے اعمال (کے مطابق) تمہارے حکام ہوں گے۔

جیسے ہمارے اعمال ہوں گے ہمارے اوپر ویسے ہی لوگوں کو مسلط کیا جائے گا، جیسے اعمال ویسے حکمران، جیسے اعمال ویسے پولیس افسران، اعمال اچھے ہوں گے تو حکمران اچھے ہوں گے اور اعمال بُرے ہوں گے تو حکمران بُرے ہوں گے، قصور ہمارا اپنا ہے کہ رحمت والے پیغمبر ﷺ کی رحمت والی تعلیمات کو ہم نے چھوڑ دیا، اگر ہم رحمت والے پیغمبر ﷺ کی رحمت والی تعلیمات کو اپناتے تو نور عام ہوتا، ہدایت عام ہوتی، رحمتیں عام ہوتیں، برکتیں عام ہوتیں، محبتیں عام ہوتیں، امن عام ہوتا، سکون عام ہوتا، چین عام ہوتا، اس لئے آج یہاں سے یہ عزم لے کر اٹھو کہ ہمیں اپنے دل پر محنت کرنی ہے، دل کو ذکرِ الہی سے متور کرنا ہے، دل کو ذکرِ الہی کی پھونک سے روشن کرنا ہے تاکہ عشقِ نبوی کی آگ بھڑک اٹھے، اور پھر ہمارے دل میں بلکہ پورے جسم میں چمک نظر آئے، پھر اس دل میں حسد نہیں رہے گا، کینہ نہیں رہے گا، بغض نہیں رہے گا۔

غیبت کے بارے میں حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا عجیب ارشاد

حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد آ گیا، ان کے ایک ساتھی کہتے ہیں کہ میں ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہاں ایک اور شخص بھی تھا، میں مجلس سے اٹھنا چاہتا تھا مگر مجھے یہ خیال آ رہا تھا کہ میرے جانے کے بعد یہ شخص حضرت ایاس سے میرے خلاف کچھ بات کرے گا۔ آج ہم سب کا یہی حال ہے، ہر شخص دوسرے سے بدگمانی کرتا ہے، ہم حسد، کینہ وغیرہ برائیوں کے مجرم ہیں، غیبت، چغلی خوری، بہتان ہماری زندگیوں کا حصہ ہے، یہ ہے ہماری مسلمانی! اس پہ ہم ناز کرتے ہیں! میں شراب پینے والے، زنا کرنے والے، چوری کرنے والے طبقے کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں عمامہ پہننے والے، ڈاڑھی رکھنے والے، لمبا کرتہ پہننے والے، پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے والے، نماز کے لئے صفِ اول میں جگہ تلاش کرنے والے، تہجد پڑھنے والے، دعوت و تبلیغ میں وقت لگانے والے، خانقاہوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بات کر رہا ہوں، میں ان کی بات کر رہا ہوں جنہیں لوگ دین دار کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔

تو اس نے کہا کہ مجھے یہ خیال آ رہا تھا کہ اگر میں یہاں سے اٹھ گیا تو یہ میرے خلاف بات کرے گا۔ میں بیٹھا رہا، جب وہ چلا گیا تو میں نے حضرت ایاس سے اس کے بارے میں کچھ عرض کیا۔ حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ خاموشی سے میری بات سنتے رہے، جب میں فارغ ہو گیا تو مجھ سے پوچھا:

أَعَزَّوَتَ الدِّينِمْ؟

دینم میں جو جہاد ہوا، کیا تم اس میں لڑنے کے لئے گئے تھے؟

میں نے عرض کیا کہ نہیں۔

پھر پوچھا:

فَعَزَّوَتِ السُّنْدُ؟

سندھیوں سے بھی مسلمانوں کی جنگ ہوئی تھی، کیا تم اس میں تھے؟
میں نے دوبارہ عرض کیا کہ نہیں۔

پھر پوچھا:

فَعَزَّوَتِ الْهِنْدُ؟

اہل ہند سے بھی مسلمانوں کی جنگ ہوئی تھی، کیا تم اس میں شریک تھے؟
میں نے عرض کیا کہ نہیں۔

پھر پوچھا:

فَعَزَّوَتِ الرُّومُ؟

کیا تم رومیوں کے خلاف لڑنے والوں میں شریک تھے؟
میں نے پھر عرض کیا کہ نہیں۔

اس پر حضرت ایاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہت افسوس کی بات ہے کہ دیلمی، سندھی، ہندی اور رومی سب تمہاری تلوار سے محفوظ رہے، لیکن تمہارا مسلمان بھائی تمہاری زبان سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ وہ اچھے لوگ تھے اس لئے اپنے سبق آموز واقعات خود ہی بیان کرتے تھے تاکہ لوگوں کو نفع ہو، حضرت کی زبان سے نکلنے والی اس بات کا ان کے دل پر یہ اثر ہوا کہ اس کے بعد ان کی زبان سے کسی کی غیبت نہیں ہوئی۔^۱

تزکیہ کا واحد طریقہ

میرے بھائیو! اسلام کے اس آپسی تعلقات کے پہلو کو بھی ہماری زندگیوں میں لانے کی ضرورت ہے، نمازوں کا بھی اہتمام ہو، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا بھی ہو، قرآن کی تلاوت بھی ہو، اللہ کا ذکر بھی ہو، اور اس پہلو پر بھی عمل ہو، اور یہ تب ہی ہوگا جب دل کا تزکیہ ہوگا، اور دل کا تزکیہ اس وقت ہوگا جب ذکر کی کثرت ہوگی، صحباء کے ساتھ اپنا تعلق جوڑا جائے گا، ان کی صحبتوں میں اس نیت سے بیٹھا جائے گا کہ میرا دل بیمار ہے، میں ان بزرگ کی صحبت میں بیٹھوں گا تو ان شاء اللہ میرے دل پر ان کی اچھائی کا اثر پڑے گا جس کے نتیجے میں وہ مجلی اور مصفیٰ ہوگا، مشائخ کی دل میں عظمت بھی ہو، محبت بھی ہو اور عقیدت بھی کہ یہ اللہ والے ہیں، طلب بھی ہو کہ میں ان سے روحانی دولت حاصل کرنا چاہتا ہوں، احتیاج بھی ہو کہ اگر میں ان سے کچھ حاصل نہ کر سکا تو پتا نہیں آخرت میں میرا کیا حال ہوگا، تو عظمت، محبت، عقیدت، طلب، احتیاج اور ادب کے ساتھ ان کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤ اور ذکر کی کثرت کرو، میرے بھائیو! بیانات کو سننا اپنی جگہ، کتابوں کو پڑھنا اپنی جگہ، مگر اس سے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی جو صحبت سے ہوتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحبت کی اہمیت

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کو ایک خط لکھا کہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کچھ مدت کے لئے لکھنؤ تشریف لائے ہوئے ہیں اور لکھنؤ دریاباد سے قریب ہے، میرا جناب کو مشورہ ہے کہ آپ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی اپنے دور کے ایک بڑے صاحبِ قلم عالم تھے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں شاید یہ بات آئی ہوگی کہ یہ ایک کام کے آدمی ہیں، اگر حضرت حکیم

الائمۃ رضی اللہ عنہم کی صحبت سے فائدہ اٹھالیں گے تو ائمہ کو ان سے بہت زیادہ فائدہ پہنچے گا، بہر حال آپ نے مولانا عبد الماجد صاحب کو متوجہ کیا کہ آپ کو لکھنؤ حضرت تھانوی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کا اہتمام خوب رکھنا چاہئے اور حضرت کی صحبت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ مولانا عبد الماجد صاحب نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ پر جواب لکھا جس میں اپنی کچھ معذوریاں پیش کیں اور ساتھ میں یہ بھی لکھا کہ حضرت تھانوی رضی اللہ عنہ کے چھپے ہوئے ملفوظات سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسرا خط بھیجا جس میں آپ نے لکھا کہ میرے خیال سے حضرت کی زیارت اور ملفوظات دونوں مقصود نہیں ہیں، اصل مقصود تو صحبت ہے، اعمال کی پختگی، دین کی مضبوطی، ایمان کی حرارت وغیرہ میں اہل اللہ کی صحبت ایک مستقل حیثیت اور اہمیت رکھتی ہے جس کی نظیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر رہنے کا اہتمام ہے، اس لئے آپ حکیم ائمہ تھانوی رضی اللہ عنہ کے مواعظ اور ملفوظات پڑھنے پر اکتفا نہ کریں، آپ لکھنؤ جا کر جتنا زیادہ ہو سکے حضرت رضی اللہ عنہ کی صحبت سے فیضیاب ہوں۔^۱

بیانات کو صحیح نیت کے ساتھ سنو

میرے بھائیو! ہم لوگ بیانات کو شوقیہ سننے کے عادی ہو گئے ہیں، آج کل بیانات تفریح طبع کے لئے سنے جاتے ہیں، پروگرام بھی بہت ہو رہے ہیں، کانفرنسیں بھی بہت ہو رہی ہیں، ہفتہ واری اور ماہانہ پروگرام بھی خوب ہو رہے ہیں، اس مقرر کو بلا تے ہیں، اُس مقرر کو بلا تے ہیں، سوچ یہ ہو گئی ہے کہ ایسا مقرر آنا چاہئے جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جمع کر سکے، پھر واہ واہ ہو کہ بڑا زبردست پروگرام ہوا، پھر ہر مہینے اس طرح کا ایک کامیاب پروگرام ہو جایا کرے، مگر assessment (تجزیہ) کوئی نہیں کرتا کہ پروگراموں کے

نتیجے میں بستی میں کچھ فرق آرہا ہے یا نہیں؟ ہمارے نوجوانوں میں کچھ بہتری آرہی ہے یا نہیں؟ سب کو بس بیانات، کانفرنس اور اجتماعات کا شوق ہے، اصلاح کی فکر نہیں، تزکیہ کی فکر نہیں، عملی زندگی کی فکر نہیں کہ گناہوں سے توبہ کریں، زندگیوں کو گناہوں سے پاک رکھیں، عمل پر آئیں اور اللہ سے جڑیں، اللہ کے نبی ﷺ کی سنتوں کا اتباع کریں تاکہ اللہ کی رضا اور نبی ﷺ کا قرب نصیب ہو۔

صحبت کا فائدہ

میرے بھائیو، یہاں سے عزم لے کر جاؤ کہ ہمیں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی ہے اور ان سے فائدہ اٹھانا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کو ایمان کی حالت میں جس نے ایک لمحے کے لئے بھی دیکھ لیا وہ صحابی ہو گیا، اب اُمت میں سے کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا، یعنی صحبتِ نبوی کی برکت سے روحانیت میں اتنی ترقی ہوگی کہ اُمت میں سے کوئی شخص اس درجے تک نہیں پہنچ سکے گا، میرے بھائیو! صحابہ رضی اللہ عنہم کو کس عمل نے اتنا بلند کر دیا؟ تہجد کی کثرت نے؟ اللہ کے راستے میں نکلنے نے؟ ذکر و اذکار نے؟ نہیں، سید المرسلین ﷺ کی صحبت نے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو اتنا بلند مقام صرف صحبتِ نبوی کی برکت سے حاصل ہوا۔

صحبت صالح تڑا صالح کند

صحبت طالح تڑا طالح کند

اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنائے گی

بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنائے گی

صحبت کی برکت سے پتھر بھی خوشبودار بن گیا

شیخ سعدی رضی اللہ عنہ کے اشعار میں ایک مضمون ہے کہ ایک مرتبہ میں حمام میں گیا، وہاں

ایک محبوب کی طرف سے میرے ہاتھ میں خوشبودار مٹی آئی، میں نے اس مٹی سے بات کی کہ میں تیری دلکش خوشبو سے مست ہوں، تو کیا مشک ہے یا عبیر؟ مٹی نے کہا کہ میں نہ مشک ہوں نہ عبیر، میں تو ایک ناچیز مٹی ہوں۔ لیکن میں ایک زمانے تک پھول کے ساتھ رہی ہوں، اس نے مجھ میں اثر کیا اور خوشبودار بنا دیا۔^۱

برّی صحبت ایمان کے لئے خطرناک

میرے بھائیو! صلحاء کی صحبت اختیار کرو اور برّی صحبتوں سے بچو، اور برّی صحبتوں میں سب کچھ آگیا، برالٹریچر (literature) بھی برّی صحبت ہے، انٹرنیٹ پر غلط چیزیں بھی برّی صحبت ہیں، newspaper (اخبار) میں نازیبا چیزیں بھی برّی صحبت ہیں، ہر شخص کو احتیاط سے کام لینا چاہئے، دیکھنا چاہئے کہ کیا پڑھ رہے ہیں اور کیا دیکھ رہے ہیں، آج کل اکثر لوگ عوام و خواص دونوں یوٹیوب (YouTube) پر جاتے ہیں اور بلا سوچے چیزوں کو دیکھتے ہیں، اس میں بد نظری بھی ہوتی ہے، بیان بھی ہر کسی کا سنتے ہیں، کچھ بتا نہیں ہوتا کہ مقرر کے خیالات کیا ہیں؟ اس کے عقائد کیا ہیں؟ اس کے اعمال کیسے ہیں؟ سننے سے پہلے یہ باتیں معلوم کرنی چاہئے، میرے بھائیو! فساق لوگ اور غلط نظریات کے حاملین کی باتیں سننے سے دل کو آہستہ آہستہ ظلمت گھیرتی ہے اور اس میں شکوک و شبہات اور غلط نظریات کے بیج پڑتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ ایمان ہی سے محرومی ہو جاتی ہے۔

میرے استاذ محترم حضرت مولانا ہاشم صاحب دامت برکاتہم سے ایک واقعہ میں نے کئی مرتبہ سنا کہ ایک بزرگ کے کانوں میں کسی کی تلاوت کی آواز آئی، انہوں نے جلدی سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اس شخص سے دور چلے گئے، جب اطمینان ہوا کہ اب اس کی تلاوت کی آواز میرے کانوں میں نہیں آرہی ہوگی تب انگلیوں کو ہٹا کر فرمایا کہ وہ فسق و

فجور میں مبتلا شخص ہے، کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے فسق و فجور کی گندگی کی وجہ سے کہیں مجھے قرآن کا پیغام سمجھنے میں غلطی نہ لگ جائے۔

حکیمُ الامّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے دین آدمی اگر دین کی باتیں بھی کرتا ہے تو ان میں ظلمت ملی ہوئی ہوتی ہے، اس کی تحریر کے نقوش میں بھی ایک گونا ظلمت لپٹی ہوئی ہوتی ہے، اور دین دار دنیا کی بھی باتیں کرے تو ان میں نور ہوتا ہے کیونکہ کلام دراصل قلب (دل) سے ناشی (پیدا) ہوتا ہے تو قلب کی حالت کا اثر اس میں ضرور ہوگا، پس چونکہ متکلم کے قلب کا اثر اس کے کلام میں اور مصنف کے قلب کا اثر اس کی تصنیف میں ضرور ہوتا ہے اس لئے بے دینوں کی صحبت اور بے دینوں کی کتاب کا مطالعہ ہرگز نہ کرنا چاہئے۔^۱

بزرگوں نے فرمایا کہ بے دین لوگوں کی مجلس میں بھی نہ بیٹھو، لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی غلط بات ہوئی تو ہم ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیں گے۔ یہ غلط ہے کیونکہ بعض دفعہ وہ اندر جا کر پھنس جاتی ہے پھر مشکل سے نکلتی ہے۔

بُری صحبت کی سنگینی

میرے بھائیو! بُری صحبت سے بچو اور اچھی صحبت اختیار کرو، اچھی صحبت مفید غذا کے مانند ہے اور بُری صحبت زہر کے مانند، ایک شخص مفید غذا بھی کھا رہا ہے اور زہر بھی کھا رہا ہے تو کیسے بچے گا؟ اس لئے اچھی صحبت اختیار کرنی چاہئے اور بُری صحبت سے بچنا چاہئے، اور اچھی صحبت میں بھی اگر صلحاء اور بزرگانِ دین کی صحبت میسر آجائے تو بہت ہی اچھا، اور ان میں بھی اپنے شیخ کی صحبت سب سے اعلیٰ ہے، اس لئے جتنا ہو سکے اپنے شیخ کی صحبت اختیار کرو، اور شیخ کے پاس عظمت، محبت، عقیدت، طلب، احتیاج اور ادب کے ساتھ جاؤ اور اس کے ساتھ

ساتھ معمولات کی پابندی اور ذکر کی کثرت کرو۔

گزشتہ کل میں نے ایک مثال دی کہ ایک بنجر زمین ہے، اسے صاف کئے بغیر اگر کوئی اس میں بیج بوئے گا تو نتیجہ ظاہر نہیں ہوگا، ایک دوسرا شخص زمین کو اچھی طرح صاف تو کرتا ہے مگر اس میں بیج نہیں بوتا، یہ بھی ناکام رہے گا، ہاں، جو شخص زمین کو ہموار کرے، صاف کرے، اس میں سے پتھروں کو نکالے، خود رو پودے (weeds) کو نکالے، پھر بیج بوئے تو کھیتی میں پیداوار خوب ہوگی، یہ مثال دے کر میں نے عرض کیا کہ مرید جب عظمت، محبت، عقیدت اور ادب کے ساتھ، محتاج بن کر طلب کے ساتھ اپنے شیخ کی صحبت اختیار کرتا ہے تو شیخ کے دل سے اس کے دل میں محبت و معرفت کے بیج منتقل ہوتے ہیں، شیخ کے دل میں جو اچھے اچھے اوصاف اور اخلاق ہوتے ہیں وہ اس کے دل میں منتقل ہوتے ہیں، اگر مرید نے اپنے دل کی زمین کی صفائی نہیں کی ہوگی تو صحبت کی برکت سے جو بیج دل میں منتقل ہوں گے وہ بار آور نہیں ہوں گے۔

دل کی زمین صاف کرنے کے لئے تین کام

مرید کو اپنے دل کی زمین صاف کرنے کے لئے تین کاموں کا اہتمام کرنا پڑے گا:

(۱) گناہوں سے بچنے کا مجاہدہ، (۲) گناہ ہو جائے تو توبہ اور (۳) معمولات کی پابندی، اگر یہ تین کام؛ تقویٰ، توبہ اور معمولات کی پابندی کا اہتمام رہے گا تو اس کے دل کی زمین صاف ہوگی، اب یہ شخص جب اپنے شیخ کی صحبت میں جائے گا تو شیخ کے دل سے اخلاق حمیدہ کے بیج اس کے دل کی طرف منتقل ہوں گے اور اس کا دل اخلاق حمیدہ سے لہلہانے لگے گا، لیکن ایک شخص ذکر اور معمولات کی پابندی تو کرتا ہے، اسی طرح تقویٰ اور توبہ کی محنت بھی کرتا ہے، یعنی زمین تو صاف کر رہا ہے، مگر شیخ کے پاس نہیں جاتا، شیخ سے استفادہ نہیں کرتا، تو اخلاق حمیدہ کے بیج نہیں پڑیں گے اور کھیتی ناکام رہے گی، اور دوسرا شخص شیخ کے پاس آمد و رفت خوب رکھتا

ہے لیکن گناہوں سے بچنے کا مجاہدہ نہیں کرتا، تقویٰ اور توبہ کا اہتمام نہیں کرتا، معمولات کی پابندی نہیں کرتا، ایسے شخص کے دل میں اخلاقِ حمیدہ کے بیج تو پڑ رہے ہیں، لیکن چونکہ زمین صاف ستھری نہیں ہے اس لئے اس صورت میں بھی کھیتی ناکام رہے گی، اس لئے میرے بھائیو، ان مذکورہ کاموں کو کرو، ان کاموں سے ان شاء اللہ تڑکیہ ہوگا، اور جب تڑکیہ ہوگا تو پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ بھڑکے گی جس کے نتیجے میں ہر سمت میں روشنی ہی روشنی اور خوشبو ہی خوشبو پھیلے گی۔

درودِ پاک کی برکت سے خوشبو

میرے بھائیو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک اور خوشبو تو اس قدر عام ہے کہ ایسے بزرگانِ دین گزرے ہیں جنہوں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے جس کی بدولت میرا گھر خوشبو سے معطر ہو گیا، جب آنکھ کھلی تو محسوس کیا کہ گھر خوشبو سے معطر ہے، تو حیاتِ طیبہ میں بھی ذاتِ مبارکہ کی چمک اور مہک تھی اور موت کے بعد بھی اس چمک اور مہک کا ظہور ہوتا رہا ہے، اور یہ سب برکت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی، ایک بزرگ گزرے ہیں محمد بن سعید بن مطرف رضی اللہ عنہ، وہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ہرات سوتے وقت درودِ پاک کی ایک مقررہ مقدار پڑھنے کا معمول تھا، ایک رات میں اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے کمرے میں تشریف لائے اور پورا کمرہ روشن ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کا وہ منہ لاؤ جس سے آپ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں تاکہ میں اس کو بوسہ دوں۔ میں نے شرم کی وجہ سے اپنا رخسار سامنے کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بوسہ دیا، جب میں بیدار ہوا تو پورا گھر مشک کی خوشبو سے معطر تھا اور میرے رخسار سے آٹھ دن تک مشک کی خوشبو آتی رہی۔ ۱

ایک بزرگ تھے حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، ان کی وفات ہوگئی، جس مکان میں وہ رہتے تھے وہاں ایک مہینے تک خوشبو آتی رہی، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں خوشبو آرہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ درود شریف کی برکت ہے۔ مولانا کا یہ معمول تھا کہ ہر جمعہ کی رات بیدار رہ کر درود شریف میں مشغول رہتے تھے۔ لہ تو درود شریف پڑھنے والوں کو خوشبو نصیب ہوتی ہے اور ان کے انتقال کے بعد بھی وہ بھیتتی ہے۔

درود پاک کی برکت سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ سونے سے پہلے تین ہزار (۳۰۰۰) مرتبہ درود پاک پڑھنے کا معمول تھا، اور یہ معمول شادی سے پہلے کا تھا، شادی ہوئی، کچھ دن درود شریف کا معمول چھوٹ گیا، جب شادی ہوتی ہے تو کچھ مصروفیت بڑھ جاتی ہے، حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھر جوانی میں اتباع سنت، شریعت کی پابندی، تزکیہ، ذکر کی محنت اور درود پاک کی کثرت سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اتنا تعلق پیدا کر لیا تھا کہ تین دن درود شریف کا معمول بند رہا تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے قریبی دوست کو جن کا نام رئیس تھا خواب میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بختیار کو ہمارا سلام پہنچا کر کہنا کہ تم ہر رات جو تحفہ ہمیں بھیجا کرتے تھے تین رات سے وہ ہمیں نہیں پہنچا ہے۔ لہ اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تعلق نصیب فرمائیں۔ (آمین)

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ ﷺ کے ساتھ تعلق

قریبی زمانے میں پاکستان میں ایک بزرگ گزرے ہیں، انتقال کو تقریباً پندرہ سال ہوئے ہوں گے، ان کا نام حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ ہے، عوام الناس شاید ان سے اتنے واقف نہ ہوں، مگر academic circles (علمی حلقوں) میں وہ بہت مشہور اور محترم ہیں، بہت اونچے پائے کی علمی شخصیت اور بہت اونچے درجے کے اللہ والے تھے، حج کے بعد مدینہ منورہ حاضری ہوئی، حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حیات تھے اور دونوں بزرگوں کا آپس میں تعلق تھا اس لئے حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر حضرت علامہ موسیٰ صاحب روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے، دعوت کے دوران آپ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور علامہ موسیٰ روحانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ادب سے بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت! ایک غلطی پر معافی مانگنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، معاف کر دیجئے۔ علامہ موسیٰ روحانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی! میں نے تو تمہیں پہلی مرتبہ دیکھا ہے، معافی کس بات کی؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت! بس معاف کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ بھائی! جاننا چاہتا ہوں کہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے میں نہیں بتلا سکتا۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا بھائی، معاف کر دیا، اب تو بتلاؤ۔ اس شخص نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سے آپ کی تعریف سنتا رہتا تھا اس لئے دل میں آپ کی زیارت و ملاقات کا شوق پیدا ہوا، چند دن پہلے میرے ایک دوست نے مسجد نبوی میں آپ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ ہیں مولانا موسیٰ روحانی بازی۔ اس سے پہلے میں نے چونکہ آپ کی تعریف سنی تھی کہ بڑے اللہ والے ہیں، بڑے علم و فضل والے ہیں اس لئے ذہن میں آپ کا ایک نقشہ تھا کہ بہت سادہ لباس میں ہوں گے، فقیرانہ حالت ہوگی، کپڑوں کے اندر پیوند ہوں گے، مگر جب آپ پر نظر پڑی تو ماشاء اللہ،

آپ صاف ستھرے نفیس لباس میں تھے، اس سے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی کہ یہ کوئی اللہ والے نہیں لگتے، اور میں آپ سے ملاقات کئے بغیر ہی مسجدِ نبوی سے چلا گیا، اسی رات خواب میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر بہت خفا ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو؟ فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ۔ میں کانپ گیا اور عرض کیا کہ مجھے معاف فرما دیجئے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں بھی معاف نہیں کروں گا۔ جب مولانا موسیٰ صاحب روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ ۱

کرنے کے تین کام

میرے بھائیو! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے، دین کے ظاہری احکام کو بھی زندگی میں لانا ہے اور باطنی احکام کو بھی، اس کے لئے ہمیں علماء کی مجلسوں میں بیٹھنا ہے، علماء کے بیانات کو سننا ہے، اس سے علم بھی آئے گا اور عمل کی رغبت بھی ہوگی اور ساتھ ساتھ مشائخ کی صحبتوں کو اختیار کرنا ہے، اس سے عمل کا جذبہ بڑھے گا اور تزکیہ بھی ہوگا، اور اگر وہ عالم بھی ہوں گے تو علم میں بھی اضافہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ شائئہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں، ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی وابستگی عطا فرمائیں، ہمارے دلوں کو عشقِ الہی اور عشقِ نبوی سے معمور فرمائیں، اللہ تعالیٰ پورے عالم کو ظلم سے، ظلم کے تمام اسباب سے پاک کر دیں اور پورے عالم میں امن کو اور امن کے تمام اسباب کو عام فرمائیں، اللہ تعالیٰ شائئہ ہر فرد بشر کو ظلم کرنے سے بھی بچائیں اور مظلومیت سے بھی، اور دنیا میں عدل و انصاف کو قائم فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

ماخذ ومراجع

شمار	كتاب	مصنف/مرتب	ناشر
١	صحيح البخاري	الإمام البخاري	دار التأصيل، مصر
٢	صحيح مسلم	الإمام مسلم	دار التأصيل، مصر
٣	سنن الترمذي	الإمام أبو عيسى الترمذي	دار التأصيل، مصر
٤	مسند أحمد	الإمام أحمد بن حنبل	مؤسسة الرسالة، بيروت
٥	المعجم الأوسط للطبراني	الإمام الطبراني	دار الحرمين، القاهرة
٦	شعب الإيمان	الإمام البيهقي	دار الكتب العلمية، بيروت
٧	صحيح ابن حبان	الإمام ابن حبان	دار التأصيل، مصر
٨	مصنف عبد الرزاق	الإمام عبد الرزاق	دار التأصيل، مصر
٩	مسند البزار	الإمام أبو بكر البزار	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
١٠	دلائل النبوة	الإمام البيهقي	دار الكتب العلمية، بيروت
١١	الشمائل المحمدية	الإمام أبو عيسى الترمذي	دار المنهاج، جدة
١٢	إثبات عذاب القبر	الإمام البيهقي	دار الفرقان، عمان
١٣	القول البديع	الحافظ السخاوي	مؤسسة الريان، بيروت
١٤	إرشاد الساري	الإمام القسطلاني	دار الكتب العلمية، بيروت
١٥	فتح الملهم	العلامة شبير أحمد العثماني	دار القلم، بيروت
١٦	مرفأة المفاتيح	ملاً علي القاري	دار الكتب العلمية، بيروت
١٧	البداية والنهاية	الحافظ ابن كثير	دار ابن كثير، بيروت
١٨	تاريخ دمشق	الحافظ ابن عساكر	دار الفكر، بيروت
١٩	گلستان (مترجم)	شیخ سعدی	مکتبه رحمانیه، لاهور
٢٠	اخبار الانبياء	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	اکبر بک سیلیرز، لاهور
٢١	حکیم الامت، نقوش و تاثرات	مولانا عبد الماجد ربابیادی	اداره تالیفات اشرفیہ، ملتان

۲۲	اصلاحی مواعظ	حضرت مولانا یوسف لدھیانوی	ملکتیہ لدھیانوی، کراچی
۲۳	تاریخ مشائخِ چشت	حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا	ملکتیہ الشیخ، کراچی
۲۴	فضائل درود شریف	حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا	ملکتیہ لدھیانوی، کراچی
۲۵	ملفوظات حکیم الامت	حضرت مولانا شرف علی تھانوی	ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان
۲۶	حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات	مولانا ابوالحسن اعظمی	توصیف پبلی کیشنز، لاہور
۲۷	مولانا موسیٰ روحانی بازئی کے بارے چند مختصر کلمات	مولانا محمد زبیر روحانی بازی	